8910 ـ كيا مسلسل ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

سوال

ميں پٹھوں كے قولون كى بيمارى كى شكار ہوں، ہوا خارج ہونے كا احساس سا ہوتا رہتا ہے، اس بنا پر ميں جب بھى وضوء كروں تو بار بار وضوء كرنا پڑتا ہے، بعض اوقات وضوء كے دوران يا بعد ميں يا پھر نماز كے دوران ہوا خارج ہونے كى بنا پر كم از كم پانچ بار وضوء كرنا پڑتا ہے، جيسا كہ آپ ديكھ رہے ہيں ميرے ساتھ ايسا ہر وقت نہيں ہوتا ليكن اكثر طور پر ايسا ہوتا رہتا ہے، اس بنا پر ميں نماز تراويح ادا نہيں كر سكتى.... الخ
باوجود اس كے كہ ميں لڑكى ہوں مگر ميں نماز جمعہ ادا كرنے كى رغبت ركھتى ہوں، ليكن موجودہ بالا اسباب كے پيش نظر نہيں جا سكتى، كيونكہ ہوا كے ساتھ بہت گندى قسم كى بدبو بھى خارج ہوتى ہے جو عام طور پر نہيں ہوتى، چنانچہ مجھے كيا كرنا چاہيے ؟
كيا ميں بار بار وضوء كى تجديد كرتى رہوں، كيا مجھے ايسا ہى كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى سے دعاء ہے كہ سوال كرنے والى بہن كو شفا نصيب فرمائے، اور دينى معاملات ميں بصيرت كے حصول كے ليے دين كى سمجھ كى حرص ركھنے اور اس ميں نہ شرمانے پر اللہ تعالى اسے جزائے خير عطا فرمائے.

دوم:

بعض اوقات نماز كو وہم سا ہونے لگتا ہے كہ اس كى ہوا خارج ہوئى ہے، حالانكہ كچھ بھى خارج نہيں ہوتا، يہ شيطانى وسوسہ ہوتا ہے جو انسان كى نماز خراب كرنے اور اس ميں عدم خشوع كے ليے پيدا كرتا ہے، اس ليے نمازى كو اس وقت تك نماز نہيں توڑنى چاہيے جب تك كہ اسے ہوا خارج ہونے كا يقين نہ ہو جائے.

عباد بن تميم اپنے چچا سے بيان كرتے ہيں كہ ايك شخص نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے سامنے شكايت كى كہ اسے نماز ميں خيال سا آتا ہے كہ اس كى ہوا خارج ہوئى ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" وہ نماز سے اس وقت نہ نكلے، يا نماز اس وقت تك مت توڑے جب تك وہ ہوا خارج ہونے كى آواز نہ سنے يا اس كى

بدبو نہ پائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (137) صحیح مسلم حدیث نمبر (362).

حدیث سے یہ مراد نہیں کہ حکم آواز سننے یا پھر بدبو آنے پر معلق ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے، چاہے اسے آواز نہ بھی آئے اور بدبو نہ بھی سونگھی ہو.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (4 / 49).

اگر نمازی باوضوء ہو تو اس کے لیے اصل یہی ہے کہ: اس کا وضوء شك کی بنا پر نہیں ٹوٹے گا، بلکہ اسے وضوء ٹوٹنے کا یقین کرنا ضروری ہے، اگر اسے وضوء ٹوٹنے کا یقین ہو جائے تو پھر وہ نماز توڑ کر نکل جائے اور وضوء کرے.

اور وضوء اس وقت ٹوٹتا ہے جب پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے یقینی طور پر کوئی چیز خارج ہو نہ کہ بطور شك، لیکن صرف نکلنے کا احساس ہونے یا پیٹ پھولنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا حتی کہ ہوا خارج نہ ہو جائے.

آپ نے جن گیسز کی شکایت کی ہے وہ استحاضہ کی طرح ہی ہیں، اور ان کا حکم استحاضہ اور مسلسل پیشاب آنے والے کے حکم کی طرح ہی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 437).

اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

اس کے لیے کوئی وقت ہو جس میں ہوا خارج نہ ہوتی ہو، مثلا اگر ہوا خارج ہوتی ہے اور کچھ دیر تك خارج نہیں ہوتی جس میں آپ وضوء کر کے بروقت نماز ادا کر سکتی ہیں اور پھر ہوا خارج ہونا شروع ہو جاتی ہو، تو اس حالت میں آپ اس وقت وضوء کر کے نماز ادا کریں جب ہوا خارج نہ ہوتی ہو.

دوسری حالت:

یہ کہ ہوا مسلسل خارج ہوتی رہتی ہے اور کسی بھی وقت رکتی ہی نہیں، بلکہ ہر وقت نکلتی رہے، چنانچہ نماز کا وقت ہونے کے بعد آپ وضوء کر کے نماز ادا کرلیں، اور ہوا کا خروج آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا، چاہے دوران وضوء یا پھر نماز کے دوران ہی خارج ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جس شخص کے لیے نماز ادا کرنے کی مدت کی مقدار بھی طہارت قائم رکھنا ممکن نہ ہو تو وہ شخص وضوء کر کے نماز ادا کر لے، اور نماز کے دوران اس سے خارج ہونے والی چیز اسے کوئی نقصان نہیں دے گی، اور نہ ہی اس سے وضوء ٹوٹے گا، اس پر آئمہ کرام کا اتفاق ہے، اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضوء کر لے.

دیکھیں: مجموع فتاوی (21 / 221).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص سلسل البول کا شکار ہے، پیشاب کرنے کے بعد پھر پیشاب آجاتا ہے، اگر وہ اس کے ختم ہونے کا انتظار کرے تو نماز جاتی رہتی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جب یہ معلوم ہو کہ پیشاب نہیں رکے گا تو اس کے لیے اسی حالت میں جماعت کی فضیلت کے حصول کے لیے نماز ادا کرنی صحیح نہیں، بلکہ اسے پیشاب ختم ہونے کا انتظار کرنا ہو گا، اور پیشاب ختم ہونے کے بعد استنجاء کر کے وضوء کرے اور نماز ادا کر لے، چاہے جماعت جاتی رہے، ایسے شخص کو نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ہی استنجاء اور وضوء کرنے میں جلدی کرنی چاہیے تا کہ وہ باجماعت نماز ادا کر سکے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ فتوی بھی ہے:

اصل یہی ہے کہ ہوا خارج ہو جانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اگر کسی شخص کی ہوا مسلسل خارج ہوتی رہے اس پر واجب ہے کہ وہ جب نماز کا ارادہ کرے تو وضوء کر لے، پھر اگر دوران نماز ہوا خارج ہو جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی، بلکہ اسے نماز مکمل کرنی چاہیے، یہ اللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندوں پر آسانی و سہولت اور ان سے حرج و مشکل ختم کرنے کے لیے ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے .

اورایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اللہ تعالی نے دین میں تم پر کوئی تنگی و مشکل نہیں بنائی .

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ ادائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 411).

سوم:

ایسی بدبو کے ہوتے ہوئے آپ کا مسجد جانا جائز نہیں، کیونکہ مساجد کو ہر قسم کی کریہہ بدبو سے پاك رکھنا ضروری ہے، اس لیے کہ اس سے نمازیوں اور فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز کھا کر آنے والے شخص کو مسجد کے قریب آنے سے بھی منع فرمایا ہے.

چانچہ بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے "

یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ ہماری مسجد سے دور رہے، اور اپنے گھر ہی بیٹھا رہے "

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی لہسن اور پیاز اور گندنا (بدبو دار ترکاری ہے) کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ جس چیز سے بنو آدم اذیت محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے اذیت محسوس کرتے ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (564).

اور یہ بھی مروي ہے کہ جس شخص سے پیاز یا لہسن کی بو آتی اسے مسجد سے نکال دیا کرتے تھے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" میں نے دیکھا کہ جب مسجد میں کسی شخص سے ان دونوں اشیاء کی بو آ رہی ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نکل جانے کا حکم دیتے تو اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (567).

واللہ اعلم .